أحكام الحج والعمرة - أردو

مسائل حج وعمره

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

هاتف: ٠١٦ ٤٢٢٤٤٦٦ ـ فاكس: ٠١٦ ٤٢٢٤٤٧٧

204

جمعية الدعوة بالزلفي

مسائل حج وعمرہ

أحكام الحج والعمرة – أردو

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الزلفي
Tel: 966 164234466 - Fax: 966 164234477

أحكام الحج والعمرة

أعده وترجمه إلى اللغة الأردية

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

الطبعة الخامسة: ١٤٤٢/٩هـ

ح المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالزلفي

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد و توعية الجاليات بالزلفي

أحكام الحج والعمرة - الزلفي 1435هـ

ردمك: ٩-٥١-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

(النص: باللغة الأردية)

١- الحج 2- العمرة أ- العنوان

ديوى 252.5 1435/943هـ

رقم الإيداع: 1435/943هـ

ردمك: ٩-٥١-٨٠١٣-٦٠٣-٩٧٨

فہرست مسائل حج وعمرہ

۱	حج کا حکم اور فضیلت	5
۲	شرائط حج	7
۳	حج کے آداب	9
۴	احرام	11
۵	احرام کے مسنون کام	13
۶	حج کے طریقے	14
۷	احرام میں داخل ہونے کا طریقہ	18
۸	ممنوعات احرام	19
۹	طواف کرنے کا طریقہ	23
۱۰	صفا مروہ کے درمیان سعی (دوڑنا)	29
۱۱	۸اور۹ ذی الحجہ (یوم عرفہ)	33

۱۲	مزدلفہ میں کرنے کے کام	35
۱۳	۱۰ ذی الحجہ	36
۱۴	۱۱ ذی الحجہ کے کام	39
۱۵	۱۲ ذی الحجہ کے کام	41
۱۶	ارکان حج , واجبات حج	44
۱۷	مسجد نبوی کی زیارت	46
۱۸	**عمرہ کا طریقہ/عمرہ کا حکم**	**48**
۱۹	احرام کے مسنون کام	51
۲۰	ممنوعات احرام	53
۲۱	طواف کرنے کا طریقہ	56
۲۲	صفا مروہ کے درمیان سعی	61
۲۳	بال بنانا (حلق یا قصر)، ارکان عمرہ	64
۲۴	واجبات عمرہ	65

مسائل حج وعمرہ

حج کا حکم اور فضیلت

ہر مسلمان مرد وعورت پر عمر میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، اور حج اسلام کا پانچواں رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (اٰل عمران ۹۷)

''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰـهِ واِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِیتَاءِ الزکَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

[صحیح البخاری ٨ وصحیح مسلم ١٦]

''اسلام کی پانچ بنیاد ہیں: (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا''۔

اللہ کے قریب کرنے والے اعمال میں سے افضل ترین عمل حج کرنا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))

[صحيح البخارى ١٥٢١ وصحيح مسلم ١٣٥٠]

''جس شخص نے اس گھر کا حج کیا' اُس نے فحش بات نہیں کی' اور نہ گناہ کا کام کیا اس طرح واپس ہوا جس طرح آج ہی اُس کی ماں نے اُسے پیدا کیا ہو''۔

شرائط حج

ہر مسلمان عاقل بالغ پر حج کرنا فرض ہے بشرطیکہ طاقت رکھتا ہو۔ طاقت سے مراد یہ ہے کہ اُس کے پاس سواری کا انتظام ہو' کھانے پینے' پہننے

کا جانے آنے تک کا انتظام ہو' جو افراد خانہ اس کی کفالت میں ہیں اُن کی ضروریات سے بھی زیادہ ہو۔ راستے کا پُرامن ہونا' صحت مند ہونا بھی استطاعت کی شرط میں داخل ہے اور نہ ہی اسے کوئی ایسی بیماری یا معذوری لاحق ہو جو حج کرنے میں رکاوٹ بنتی ہو۔ مذکورہ شروط کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لیے محرم کا وجود بھی شرط ہے' جو حج میں اُس کے ساتھ رہے' خواہ اُس کا خاوند ہو یا کوئی دوسرا محرم رشتہ دار (مثلاً: بھائی- بیٹا- چچا- ماموں- بھانجا- بھتیجا- پوتا- نواسہ- داماد وغیرہ)۔ اگر عورت حالت عدت میں ہو تو حج کے لیے نہ نکلے' اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حالت عدت میں عورتوں کو گھر سے

نکلنے سے منع کر دیا ہے۔ جس کسی کو ایسی کوئی رکاوٹ ہو اس پر حج فرض ہی نہیں ہے۔

حج کے آداب

۱۔ سفر شروع کرنے سے پہلے پہلے حاجی، حج و عمرے کے احکام سیکھ کر نکلے، چاہے تو کتاب پڑھ لے یا اہل علم سے پوچھ لے۔

۲۔ اچھے لوگوں کی جماعت میں شامل ہو، جو بھلائی میں معاون بن سکتے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ اس جماعت کے ساتھ کوئی عالم دین یا طالب علم موجود ہو۔

۳۔ حج کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی

قربت حاصل کرنا ہو۔

۴- فالتو باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے۔

۵- کثرت سے ذکر الٰہی اور دعا کرے۔

۶- لوگوں کو تکلیف نہ دے۔

۷- عورت کو چاہیے کہ اپنے ستر وحجاب کا خیال رکھے اور مردوں کے رش سے دور رہے۔

۸- حاجی کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ وہ عبادت میں ہے، وہ سیر وتفریح کے لیے نہیں نکلا۔ اللہ ہدایت عطا کرے، بعض حاجی سمجھتے ہیں کہ حج کا سفر سیر وسیاحت کے لیے ہے یا تصویریں بنانے کے لیے۔

احرام

احرام سے مراد حج یا عمرے کی عبادت میں داخل ہونے کی نیت کرنا ہے' لہٰذا جو آدمی حج یا عمرے کی نیت کرے اُس پر احرام باندھنا واجب ہے۔ حاجی یا عمرہ کرنے والا اگر مکہ مکرمہ میں باہر سے آ رہا ہو تو اللہ کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ کسی میقات سے احرام باندھے گا۔ جن کی تفصیل یوں ہے:

(۱) ذُوالحُلَیفَہ: مدینہ منورہ کے قریب یہ ایک بستی ہے جسے آج کل ''ابیارعلی'' کہا جاتا ہے' اور یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔

(۲) الجُحُفَہ: یہ رابغ کے قریب بستی ہے اور لوگ رابغ سے ہی احرام باندھ لیتے ہیں' اور یہ اہل

شام کا میقات ہے۔
(۳) قَرنُ المنازِل: جسے آج کل ''السیل الکبیر'' کہا جاتا ہے' یہ طائف سے قریب ہے اور یہ اہل نجد کا میقات ہے۔
(۴) یَلَملَم: یہ مکہ مکرمہ سے تقریبا ستر کلومیٹر دور ہے اور یہ اہل یمن کا میقات ہے۔
(۵) ذَاتُ عِرق: اور یہ اہل عراق کا میقات ہے۔
اللہ کے رسول ﷺ نے یہ میقات مقرر فرمائے ہیں مذکورہ بالا شہر والوں کے لیے اور ان کے لئے بھی جو وہاں سے گزریں بشرطیکہ وہ حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو وہ احرام باندھ کر گزریں۔
مکہ مکرمہ کا رہائشی اور وہ آدمی جو حرم سے باہر اور

حدود میقات کے اندر رہتا ہو وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی حج کے لیے احرام باندھ لے گا۔

احرام کے مسنون کام

احرام میں داخل ہونے سے پہلے مندرجہ ذیل کام مسنون ہیں:

۱۔ ناخن کاٹنا' بغلوں کے بال نکالنا' مونچھیں کاٹنا' زیر ناف بال صاف کرنا' غسل کرنا' خوشبو لگانا۔ خوشبو صرف جسم میں لگائی جائے گی' کپڑوں میں نہیں۔

۲۔ سلے ہوئے کپڑے اتار کر تہبند اور اوپر کی چادر اوڑھنا' البتہ عورت جو چاہے لباس پہن سکتی ہے' البتہ باپردہ ہو اور زینت نہ ظاہر

کرے، غیر محرم لوگوں کی موجود میں چہرے اور ہاتھوں کو چھپا کر رکھے، ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے اور چہرے پر نقاب نہ کرے۔

۳- مسجد کو جائے اور با جماعت نماز ادا کرے بشرطیکہ نماز کا وقت ہو، یا وضو کی سنت کی نیت کر کے دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے بعد احرام کی نیت کر لے۔

حج کے طریقے:

حج کے طریقے تین ہیں:

۱۔ حج تمتّع: اس کی شکل یوں ہوتی ہے کہ پہلے صرف عمرے کا احرام باندھا جاتا ہے، پھر جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوتی ہے تو حاجی اپنی رہائش

گاہ سے ہی حج کا احرام باندھ لیتا ہے۔ البتہ میقات سے احرام باندھتے وقت یوں نیت کرتا ہے ''عمرے کی لبیک کہتا ہوں' اس کے بعد حج کروں گا''۔ اور تمتع سب سے افضل طریقہ حج ہے' بالخصوص جب کہ حاجی حج سے کافی وقت پہلے مکہ پہنچ جائے' پھر وہ اپنی رہائش گاہ سے دوسری دفعہ حج کا احرام باندھے گا اور کہے گا ''لبّیک حجًّا'' حج کی نیت کے ساتھ لبیک کہتا ہوں۔ اس طریقہ حج میں ایک ''ھدی'' (قربانی کی مانند جانور جو حاجی بطور ھدیہ ایام قربانی میں ذبح کرتا ہے) حاجی کو لازم آتی ہے' ایک بکری ایک حاجی کی ھدی بن سکتی ہے' اونٹ گائے سات آدمیوں کی ھدی بن سکتی ہے۔

۲۔ حج قِران: اس کا طریقہ یہ ہے کہ حج و عمرے کا ایک ہی وقت میں احرام باندھ لیا جائے اور نیتِ احرام کرتے ہوئے یوں کہے: ''حج وعمرہ کی لبیک کہتا ہوں'' اور اسی احرام پر دس ذی الحجہ تک رہے۔ عام طور پر یہ طریقہ حج اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو حج شروع ہونے (۸ ذی الحجہ) سے تھوڑی دیر پہلے پہنچے' اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ پہلے وہ عمرے سے فارغ ہو پھر مقررہ تاریخ کو حج کا احرام باندھے' یا یہ طریقہ حج اس شخص کے لیے ہوتا ہے جو ھدی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہو' اس طریقہ حج میں بھی ھدی دینا لازم ہے۔

۳۔ **حج اِفراد:** اس کا طریقہ یہ ہے کہ صرف حج کی نیت کرتے ہوئے کہے: ’’حج کی نیت سے لبیک کہتا ہوں‘‘۔اس طریقہ حج میں ھدی نہیں ہوتی۔

حاجی اگر فضائی سفر کر رہا ہو تو میقات کے برابر آنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لے۔ اگر میقات کی صحیح معلومات نہ ہوں تو پہلے بھی باندھ سکتا ہے۔اور میقات پر پہنچ کر جو جو کام اُسے کرنے تھے مثلاً صفائی کرنی' خوشبو لگانی' ناخن کاٹنے وہ پہلے سے کر لے اور جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام کا کپڑا اوڑھ لے' یا ہوائی جہاز میں جا کر اوڑھ لے' میقات پر پہنچنے سے پہلے پہلے یا اُس کے برابر آنے پر وہ دخولِ اِحرام کی نیت کر لے۔

احرام میں داخل ہونے کا طریقہ

احرام میں داخل ہونے کے لیے مندرجہ ذیل طریقے سے نیت کرے:

۱- عمرے کے لیے لبیک کہتا ہوں، اس کے بعد حج کی نیت رکھتا ہوں، یہ طریقہ اُس وقت ہوگا جب وہ **حجِ تمتع** کرنا چاہتا ہو۔

۲- حج وعمرے کے لیے لبیک کہتا ہوں۔ جب وہ حج وعمرے کو ایک احرام میں ادا کرنا چاہتا ہو، یعنی **حج قران** کرنا چاہتا ہو۔

۳- حج کے لیے لبیک کہتا ہوں۔ جب وہ صرف حج کرنا چاہتا ہو یعنی **حج افراد**۔

احرام میں داخل ہونے کے بعد طواف شروع کرنے تک تکرار کے ساتھ اور بار بار تلبیہ کہنا مسنون ہے' اور یوں کہے:

((لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاَ شَرِیکَ لَکَ))

ممنوعات احرام

جو چیزیں احرام میں داخل ہونے سے پہلے مُحرِم کے لیے حلال تھیں اُن میں سے کچھ چیزیں اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہیں' اس لیے کہ وہ عبادت میں داخل ہو گیا ہے۔ اس پر مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

۱- سر اور جسم کے باقی حصے کے بال اتارنا' البتہ ضرورت کے وقت وہ آرام سے سر کھجا سکتا ہے۔

۲- ناخن کاٹنا۔ البتہ اگر کوئی ناخن ٹوٹ جائے یا اُسے تکلیف دے رہا ہو اُسے اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳- خوشبو استعمال کرنا۔ اسی طرح خوشبودار صابن استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔

۴- عورت سے ہم بستر ہونا یا اس سے متعلقہ کام کرنا' جیسے کہ نکاح کرنا' بنظر شہوت دیکھنا' جسم ملانا' بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ۔

۵- دستانے پہننا۔

۶ – شکار کو قتل کرنا۔

یہ تو وہ چیزیں ہیں جو مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہیں۔ البتہ درج ذیل اشیاء صرف مردوں کے لیے حرام ہیں:

۱ – سلا ہوا کپڑا پہننا۔ البتہ ضرورت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اشیاء استعمال کرسکتا ہے۔ جیسے: بیلٹ، گھڑی، چشمہ اور اسی طرح کی ضرورت کی چیزیں۔

۲ – براہ راست کسی چیز سے سر کو ڈھانپنا، اگر براہ راست نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں، لہٰذا چھتری، کار، بس، خیمہ وغیرہ جائز ہیں۔

۳- پاؤں میں جراب پہننا۔ البتہ اگر جوتا نہ ہوتو چمڑے کے موزے پہنے جا سکتے ہیں۔

ممنوعہ اشیاء کے استعمال کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

۱- کہ بلا عذر ممنوعہ چیز استعمال کرے۔اس طرح وہ گناہ گار ہوگا اور اس غلطی پر فدیہ بھی ہوگا۔

۲- ضرورت کے تحت استعمال کرے۔ اس پر گناہ تو نہیں' البتہ فدیہ ادا کرے گا۔

۳- کسی عذر کے تحت استعمال کرے۔مثلاً یا تو وہ مسئلے سے ناواقف تھا' یا بھول کر کیا' یا مجبوراً کیا۔اس طرح نہ تو اس پر گناہ ہے اور نہ ہی فدیہ ہوگا۔

طواف کرنے کا طریقہ

مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا مسنون ہے۔اور یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰه ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ))

[صحیح مسلم ۷۱۳]

''اللہ کے نام سے اور صلاۃ وسلام ہو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

ویسے عام مساجد میں داخلہ کی دعا بھی یہی ہے' پھر فوری

کعبہ کی طرف چل پڑے جس کا طواف کرنا ہے۔

طواف: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں' جو حجر اسود سے شروع ہوکر اسی پر مکمل ہو جائے گا۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف رکھے۔ باوضو ہوکر طواف کرنا واجب ہے' اور طواف کرنے کا طریقہ یوں ہے:

(ا) حجر اسود کے پاس جا کر دائیں ہاتھ سے اسے چھولے' اور یوں کہے: ''بسم اللہ اللہ اکبر''۔ اگر ممکن ہو تو بوسہ دے لے' اگر براہ راست بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اسے چھو کر ہاتھ کو چوم لے' اگر حجر اسود کو ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف منہ کر کے اشارہ کر لے' اور ''اللہ اکبر'' کہے' اور ایسی صورت میں

ہاتھ کو نہ چومے' پھر خانہ کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کردے' اوراللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے یا جہاں سے ممکن ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے' اور طواف کرنے والا اپنی زبان میں اپنے لیے اور جس کے لیے چاہے دعا مانگ سکتا ہے' دوران طواف کی کوئی دعا مخصوص نہیں ہے۔

(۲) جب رکن یمانی پر پہنچے تو اگر ہوسکے تو دائیں ہاتھ سے اُسے چھولے اور کہے: "بسم اللہ واللہ اکبر"۔اور ہاتھ کو نہ چومے۔اوراگر ہاتھ نہ لگا سکے تو چلتا رہے اور ہاتھ کا اشارہ نہ کرے اور نہ ہی اللہ اکبر کہے' رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(البقرة ۲۰۱)

''اے ہمارے پروردگار! دنیا میں بھی ہمیں اچھائی عطا کر اور آخرت میں بھی اچھائی عطا کر' اور آگ کے عذاب سے محفوظ فرما دے''۔

(۳) جب حجر اسود تک پہنچ جائے تو اُسے ہاتھ سے چھوئے اور اگر چھو نہ سکے تو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہے۔ اس طرح سات چکروں میں سے ایک چکر پورا ہو گیا' اور پھر باقی چکروں کو اس طرح پورا کرے:

(۴) اسی طرح طواف کرتا رہے اور جس طرح پہلا چکر پورا کیا اسی طرح سات چکر پورے کرے' جب بھی حجر اسود کے برابر سے گزرے اللہ اکبر کہے' ساتویں چکر کو مکمل کر کے بھی ''اللہ اکبر'' کہے۔ پہلے تین چکروں میں ''رمل'' کرے اور باقی چکروں میں عام چال سے چلے' اور رمل سے مراد چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز تیز چلنا ہے۔ طواف کے دوران ''اضطباع'' کی شکل میں چادر اوڑھنا مسنون ہے۔ ''اضطباع'' کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر سے اوڑھ لے۔ اور ''اضطباع'' صرف پہلے طواف کے وقت ہوتا ہے جب بھی حاجی یا عمرہ

کرنے والا مکہ مکرمہ آئے۔

(۵) مسنون یہ ہے کہ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے' اور مقام ابراہیم نمازی اور خانہ کعبہ کے درمیان میں رہے' اور نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے اوڑھنے کی چادر کو دونوں کندھوں پر اوڑھ لے' اس طرح کہ چادر کندھوں پر رہے اور دونوں پلّو سامنے سینے پر آجائیں۔ پہلی رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد ''قُل یا ایُّھا الکافرون'' کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد ''قُل ھو اللّٰہ احد'' کی تلاوت کرے۔ اگر مقام ابراہیم پر رش کی وجہ سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو المسجد الحرام

میں جہاں جگہ ملے نماز پڑھ لے۔

صفا مروہ کے درمیان دوڑنا

اس کے بعد مقام سعی پر پہنچے' پہلے صفا پہاڑی پر آئے' اس کے قریب پہنچ کر یہ آیت تلاوت کرے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴾

(البقرة ۱۵۸)

''یقیناً صفا و مروہ کی پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے طواف

کرنے میں کوئی حرج نہیں' اور جو کوئی نیکی میں اضافہ کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قدر دان اور جاننے والا ہے''۔

اور صفا پہاڑی پر اتنا ضرور چڑھے کہ اُسے خانہ کعبہ نظر آجائے۔ اس طرف رُخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور جو چاہے مانگے' پھر یہ ذکر پڑھے:

((لا الٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحُدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لَـهُ الْـمُـلْـكَ وَ لَـهُ الْـحَـمْدُ يُحْيِى وَيُمِيتُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَىءٍ قدِير، لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰه وَحدهُ أنجزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبدَهُ وَهَزَمَ الْاَحزَابَ وَحدَهُ))

پھر لمبی دعا کرے اور اِس کو تین مرتبہ دھرائے۔

پھر چلتے ہوئے مروہ پہاڑی کی طرف جائے‘ جب سبز نشان تک پہنچے تو جس قدر ممکن ہو تیز تیز چلے‘ کسی کو تکلیف نہ دے‘ تیز چلنا صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ جب مروہ پہاڑی پر پہنچے تو اوپر چڑھ جائے، قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر اسی طرح دعا کرے جس طرح صفا پہاڑی پر کی تھی۔ سعی کے سات چکروں میں سے اس طرح اُس کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ دعا مکمل کرنے کے بعد مروہ پہاڑی سے صفا پہاڑی کی طرف جائے اور جو کچھ پہلے چکر میں کیا تھا وہی کرتا رہے۔ سعی کے دوران کثرت سے دعا کرنا مسنون ہے۔ (سعی کے ہر چکر کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے)۔

جب حاجی نیتِ تمتع کے ساتھ حج کر رہا ہوتو سعی مکمل کرنے کے بعد حلق کروالے اور عمرے کو مکمل کرلے اور کپڑے پہن کر احرام سے باہر آجائے۔ پھر جب ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوتو نماز ظہر سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ میں جہاں بھی ٹھہرا ہو وہاں سے حج کا احرام باندھ لےاور عمرے کے لیے احرام باندھتے وقت جو کیا تھا وہی کچھ کرے، حج کی نیت کرتے ہوئے یوں کہے:

((لَبَّیْکَ حَجًّا ، لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَا شَرِیکَ لَکَ))

(البتہ جو حج قران یا اِفراد کر رہا ہے وہ سعی کے بعد بال نہ بنوائے بلکہ اُسی اِحرام پر رہے)۔

۸ذی الحجہ

آج کے دن حاجی حضرات منیٰ کی طرف جاتے ہیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز وہاں ادا کرتے ہیں اور چار رکعت والی نماز کو دو رکعت ادا کرتے ہیں۔(یعنی قصر البتہ جمع نہیں کرتے)۔

۹ذی الحجہ(یوم عرفات)

اس دن میں مندرجہ ذیل کام کرنے ہیں:

(ا) سورج طلوع ہونے کے بعد حاجی حضرات منی سے میدان عرفات جائیں اور غروب آفتاب

تک وہیں رہیں۔ زوال کے بعد نماز ظہر' عصر جمع اور قصر کر کے ادا کریں' نماز ادا کرنے کے بعد ذکر' دعا' تلبیہ(لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ... الخ) پڑھتے رہیں۔ کثرت سے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ حضور عاجزی کرنا اور گڑگڑانا مسنون ہے' اپنے لیے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا کریں اور جو چاہیں مانگیں' دعا کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا مستحب ہے۔ عرفات میں ٹھہرنا حج کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جو عرفات میں نہیں ٹھہرا اُس کا حج ہی نہیں ہے۔ عرفات میں ٹھہرنے کا وقت ۹ ذی الحجہ کے سورج طلوع ہونے سے لے کر دسویں ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے۔ جو شخص دن رات کے کسی وقت

میں یہاں ٹھہر گیا اُس کا حج ہوگیا' البتہ یہ ضروری ہے کہ حاجی حضرات اس بات کا اطمینان کرلیں کہ وہ حدودِ عرفات میں ہی ٹھہرے ہیں۔

(۲) جب نو ذی الحجہ کا سورج غروب ہوجائے تو سکون واطمینان کے ساتھ مزدلفہ کو چل دے اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتا جائے۔

مزدلفہ میں کرنے کے کام

مزدلفہ کے میدان میں پہنچ کر سب سے پہلے مغرب وعشاء کی نماز جمع وقصر کرکے پڑھے۔نماز ادا کرنے کے بعد کھانے پینے اور دوسرے کاموں کی اجازت ہے۔ضروریات سے فارغ ہوکر جلد از جلد سوجائے تاکہ نماز فجر کے لیے چاک وچوبند اٹھ سکے۔

۱۰ ذی الحجہ کے کام

۱- جب نماز فجر کا وقت ہوجائے تو نماز فجر ادا کر کے اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔ اور اچھی طرح سفیدی ہوجانے تک کثرت سے ذکر اور دعا کرتا رہے۔

۲- چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں چُنے' پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ چلا جائے۔

۳- جمرہ عقبہ (المعروف بڑا شیطان) پہنچنے تک تلبیہ کہتا رہے اور جمرہ عقبہ کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہے۔

۴- اگر تمتع یا قران کی نیت سے حج کر رہا ہے تو

کنکریاں مارنے کے بعد ھدی ذبح کرے اوراس میں سے خود بھی کھائے' تحفہ بھی دے اور صدقہ بھی کرے' یہی مستحب ہے۔

۵- ھدی ذبح کرنے کے بعد سارے سر کو منڈوائے یا بال کٹوائے' البتہ سارے سر کو منڈوانا افضل ہے۔ البتہ خواتین تینوں طرف سے ایک ایک پورتین سنٹی میٹر کے برابر بال کٹوادیں۔

یہ پانچ کام کرنے بعد احرام کی وجہ سے حرام ہونے والے مندرجہ ذیل کام حلال ہو گئے' سلا ہوا لباس پہننا' خشبو لگانا' بال صاف کرنا وغیرہ۔ البتہ طواف افاضہ کرنے تک نکاح منع رہے گا۔ مستحب یہ ہے کہ اس کے بعد وہ نہائے' صفائی کرے' خوشبو

لگائے اور اپنے کپڑے پہن لے۔

٦- طوافِ حج (طوافِ افاضہ) کے لیے وہ بیت اللہ کو جائے، سات چکر لگا کر طواف مکمل کرے، اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے، اگر تمتع کی نیت سے حج کر رہا ہے تو اس کے بعد سعی کی جگہ کو جائے اور صفا ومروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کرے۔ البتہ اگر نیتِ قران یا نیت افراد سے حج کر رہا ہے اور طوافِ قدوم (پہلے طواف) کے ساتھ صفا مروہ کی سعی کر چکا ہے تو اب اُس پر سعی کرنا ضروری نہیں۔ اس لیے کہ اُس کی پہلی سعی حج کی سعی تھی اور اگر اس نے طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو اس پر سعی کرنا ضروری ہے۔ سعی مکمل کرنے کے بعد اس

کے لیے تمام ممنوعہ چیزیں جائز ہوگئیں جو احرام کی وجہ سے منع ہوئی تھیں۔

۷- گیارہویں اور بارہویں رات حاجی منیٰ میں گزارے اور جو کوئی زیادہ رکنا چاہے وہ تیرہویں کی رات بھی منیٰ میں گزارے، رات گزارنے کا معنی ہے کہ رات کا اکثر حصہ منیٰ میں رہے۔

کنکری مارنے، قربانی کرنے، حلق کروانے، طواف کرنے کی یہی ترتیب مسنون ہے، البتہ اگر ترتیب آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

۱۱ ذی الحجہ کے کام

اس دِن حاجی کی ذمہ داری ہے کہ کنکریاں

مارے۔ زوالِ آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا شروع کرے، پہلے نہیں مار سکتا، اگلے دِن کی طلوع فجر تک اس کا وقت ہے۔ جمرہ صغریٰ (چھوٹا شیطان) سے شروع کرے، پھر جمرہ وسطیٰ (درمیانی شیطان) اور پھر جمرہ کبریٰ (بڑا شیطان) کو زوال کے بعد کسی وقت بھی کنکریاں مارے، کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے:

ا- اپنے ساتھ چھوٹی چھوٹی اکیس کنکریاں لے لے، پہلے جمرہ صغریٰ پر جائے، ہر ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارے، کوشش کرے کہ ہر کنکری حوض میں گرے، اور کنکریوں کو ایک ایک کرکے مارے۔ کنکریوں سے فارغ ہوکر ذرا دائیں طرف ہوکر کھڑے ہوکر لمبی دعا مانگے۔

۲-اب جمرہ وسطیٰ کو جائے' ایک ایک کرکے سات کنکریاں مارے' ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے' مسنون یہ ہے کہ کنکریاں مارنے کے بعد ذرا بائیں طرف ہوجائے اور لمبی دعا کرے۔

۳- اب جمرہ کبریٰ کو جائے اور سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے' اس کے بعد آگے چلا جائے اور رُکے نہیں۔ یہاں دعا نہیں ہے۔

۱۲ ذی الحجہ کے کام

۱- جو کام اس نے گیارہ تاریخ کو کئے وہی کام اس دن کرے۔

نوٹ: اگر حاجی تیرہ تاریخ تک رکنا چاہتا ہو اور یہی

افضل بھی ہے تو جو کام اس نے گیارہ اور بارہ تاریخ کو کیئے وہی کام تیرہ تاریخ کو بھی کرے۔

۲- بارہ یا تیرہ تاریخ کو کنکریوں سے فارغ ہونے کے بعد حاجی طواف وداع کے لیے بیت اللہ کو جائے' اور خانہ کعبہ کے سات چکر لگائے' پھر مسنون یہی ہے کہ اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے یا مسجد میں جہاں بھی جگہ ملے۔ طواف وداع حیض و نفاس والی عورت سے ساقط ہو جاتا ہے۔

یہ بھی جائز ہے کہ طوافِ حج (طوافِ افاضہ جو کہ دس ذی الحجہ کو ہوتا ہے) سفر کے دن تک مؤخر

کر دے اور یہی طواف' طواف وداع سے بھی کفایت کر جائے گا۔ البتہ طواف کرتے وقت طواف وداع کی نہیں بلکہ طواف افاضہ کی نیت کرے۔

۳- طواف وداع سے فارغ ہونے کے بعد ضروری ہے کہ حاجی کسی کام میں مصروف نہ ہو بلکہ مکہ مکرمہ سے نکل جائے اور اپنے وقت کو ذکر' دعا اور دوسری مفید چیزوں کے سننے میں استعمال کرے۔

طواف وداع کے بعد تھوڑی دیر مکہ میں رکنے میں کوئی حرج نہیں' مثلاً ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہے' سامان اٹھا رہا ہے' یا راستے کے لیے ضرورت کی کوئی چیز خرید رہا ہے۔ اگر غیر ضروری خریداری میں مصروف ہو گیا تو اسے دوبارہ طوافِ وداع کرنا ہو گا۔

ارکانِ حج

۱- احرام باندھنا۔
۲- عرفہ میں وقوف کرنا۔
۳- طواف افاضہ (دس ذی الحجہ کو یا وداع کے وقت طواف کرنا۔)
۴- صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا۔

جس کسی نے ان کاموں میں سے کوئی کام چھوڑ دیا اُس کا حج صحیح نہیں ہے۔

واجباتِ حج

۱- میقات سے احرام باندھنا۔
۲- غروب آفتاب تک عرفات کے میدان میں قیام کرنا۔(جو شخص دِن کو عرفات میں ٹھہرا ہو۔)

۳- میدان مزدلفہ میں رات گزارنا حتیٰ کہ دِن خوب سفید ہوجائے' البتہ کمزور مرد اور عورتیں آدھی رات تک رک کر جاسکتے ہیں۔

۴- گیارہ' بارہ ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔

۵- گیارہ' بارہ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنا۔

۶- حلق یا تقصیر کروانا۔

۷- طوافِ وداع کرنا۔

جس نے ان سات چیزوں میں سے کوئی چیز چھوڑ دی اُس کو دَم دینا ہوگا' یا تو بکری ذبح کرے یا ساتواں حصہ گائے یا اونٹ کا قربان کرکے حرم کے غریبوں میں تقسیم کردے۔

مسجد نبوی کی زیارت

نماز کی نیت سے مسجد نبوی کی زیارت کرنا مستحب ہے، اس کی فضیلت میں بیان ہوا ہے کہ المسجد الحرام کے علاوہ دوسری مسجدوں کے مقابلے میں اس مسجد میں نماز کا ثواب ہزار گنا ہے۔ مسجد نبوی کی زیارت سارا سال مستحب ہے، اس کا کوئی وقت مقرر نہیں، اور احکام حج سے بھی اس زیارت کا کوئی تعلق نہیں۔

چونکہ ایک مسلمان اس مسجد میں موجود ہے لہٰذا نبی مکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبور مطہرہ کی بھی زیارت کرلے۔

قبروں کی زیارت کا حکم صرف مردوں کو ہے
عورتوں کو نہیں' البتہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ
حجرہ نبویہ مبارکہ شریفہ کو برکت کے لیے ہاتھ لگائے'
یا اس کا طواف کرے' یا دعا کرتے ہوئے حجرہ شریفہ
کی طرف منہ کرے۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ کا حکم:

ہر مسلمان مرد وعورت پر زندگی میں ایک مرتبہ عمرہ فرض ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰه﴾

''حج اور عمرے کو اللہ تعالی کے لئے پورا کرو''۔[البقرہ ١٩٦]

عمرہ افضل اعمال میں سے ہے، لہذا مسلمان کو چاہئے کہ بار بار عمرہ کرنے کی کوشش کرے، یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا سبب ہوگا۔ عمرہ کرنے والے کو **مُعْتَمِرْ** کہتے ہیں، ہر **مُعْتَمِرْ** پر سب سے پہلے جو چیز واجب ہوتی ہے وہ ہے **احرام**۔

احرام:

احرام سے مراد حج یا عمرے کی عبادت میں داخل ہونے کی نیت کرنا ہے' لہٰذا جو آدمی حج یا عمرے کی نیت کرے اُس پر احرام باندھنا واجب ہے۔ حاجی یا عمرہ کرنے والا اگر مکہ مکرمہ میں باہر سے آ رہا ہو تو اللہ کے رسول ﷺ کے مقرر کردہ کسی میقات سے احرام باندھے گا۔ جن کی تفصیل یوں ہے:

(۱) **ذُو الحُلَيفَه:** مدینہ منورہ کے قریب یہ ایک بستی ہے جسے آج کل ''ابیار علی'' کہا جاتا ہے' اور یہ اہل مدینہ کا میقات ہے۔

(۲) **الجُحفَه:** یہ رابغ کے قریب بستی ہے اور لوگ رابغ سے ہی احرام باندھ لیتے ہیں' اور یہ اہل شام کا میقات ہے۔

(۳) قَرنُ المنازِل : جسے آج کل ''السیل الکبیر'' کہا جاتا ہے' یہ طائف سے قریب ہے اور یہ اہل نجد کا میقات ہے۔

(۴) یَلَملَم : یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ستر کلومیٹر دور ہے اور یہ اہل یمن کا میقات ہے۔

(۵) ذَاتُ عِرق : اور یہ اہل عراق کا میقات ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے یہ میقات مقرر فرمائے ہیں مذکورہ بالا شہر والوں کے لیے اور ان کے لئے بھی جو وہاں سے گزریں بشرطیکہ وہ حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں تو وہ احرام باندھ کر گزریں۔ مکہ مکرمہ کا رہائشی اور وہ آدمی جو حرم سے باہر اور حدود میقات کے اندر رہتا ہو وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی حج کے لیے احرام باندھ لے گا۔

احرام کے مسنون کام

احرام میں داخل ہونے سے پہلے مندرجہ ذیل کام مسنون ہیں:

۱- ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال نکالنا، مونچھیں کاٹنا، زیر ناف بال صاف کرنا، غسل کرنا، خوشبو لگانا۔ خوشبو صرف جسم میں لگائی جائے گی، کپڑوں میں نہیں۔

۲- سلے ہوئے کپڑے اتار کر تہبند اور اوپر کی چادر اوڑھنا، البتہ عورت جو چاہے لباس پہن سکتی ہے، البتہ باپردہ ہو اور زینت نہ ظاہر کرے، غیر محرم لوگوں کی موجود میں چہرے اور ہاتھوں کو چھپا کر رکھے، ہاتھوں میں دستانے نہ پہنے اور چہرے پر نقاب نہ کرے۔

۳- مسجد کو جائے اور باجماعت نماز ادا کرے،

بشرطیکہ نماز کا وقت ہو' یا وضو کی سنت کی نیت کر کے دو رکعت نماز ادا کرے' اس کے بعد احرام کی نیت کر لے۔

مُعْتَمِرْ اگر فضائی سفر کر رہا ہو تو میقات کے برابر آنے سے پہلے پہلے احرام باندھ لے۔ اگر میقات کی صحیح معلومات نہ ہوں تو پہلے بھی باندھ سکتا ہے۔ اور میقات پر پہنچ کر جو جو کام اُسے کرنے تھے مثلاً صفائی کرنی' خوشبو لگانی' ناخن کاٹنے وہ پہلے سے کر لے اور جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام کا کپڑا اوڑھ لے' یا ہوائی جہاز میں جا کر اوڑھ لے' میقات پر پہنچنے سے پہلے پہلے یا اُس کے برابر آنے پر وہ دخولِ اِحرام کی نیت کر لے۔

احرام میں داخل ہونے کے بعد سے طواف شروع

کرنے تک تکرار کے ساتھ اور بار بار تلبیہ کہنا مسنون ہے' اور یوں کہے:

((لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیکَ لَبَّیْکَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لاَ شَرِیکَ لَکَ))

ممنوعات احرام

جو چیزیں احرام میں داخل ہونے سے پہلے مُحرِم کے لیے حلال تھیں اُن میں سے کچھ چیزیں اُس کے لیے حرام ہو جاتی ہیں' اس لیے کہ وہ عبادت میں داخل ہو گیا ہے۔اس پر مندرجہ ذیل چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

ا- سر اور جسم کے باقی حصے کے بال اتارنا' البتہ ضرورت کے وقت وہ آرام سے سر کُھجا سکتا ہے۔

۲- ناخن کاٹنا۔ البتہ اگر کوئی ناخن ٹوٹ جائے یا اُسے تکلیف دے رہا ہواُسے اتارنے میں کوئی حرج نہیں۔

۳- خوشبو استعمال کرنا۔ اسی طرح خوشبودار صابن استعمال کرنا بھی ممنوع ہے۔

۴- عورت سے ہم بستر ہونا یا اس سے متعلقہ کام کرنا‘ جیسے کہ نکاح کرنا‘ بنظر شہوت دیکھنا‘ جسم ملانا‘ بوسہ لینا وغیرہ وغیرہ۔

۵- دستانے پہننا۔

۶- شکار کو قتل کرنا۔

یہ تو وہ چیزیں ہیں جو مردوں اور عورتوں کے لیے حرام ہیں۔البتہ درج ذیل اشیاء صرف مردوں کے لیے حرام ہیں:

۱- سلا ہوا کپڑا پہننا۔ البتہ ضرورت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اشیاء استعمال کرسکتا ہے۔ جیسے: بیلٹ' گھڑی' چشمہ اوراسی طرح کی ضرورت کی چیزیں۔

۲- براہ راست کسی چیز سے سر کو ڈھانپنا' اگر براہ راست نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں' لہٰذا چھتری' کار' بس' خیمہ وغیرہ جائز ہیں۔

۳- پاؤں میں جراب پہننا۔ البتہ اگر جوتا نہ ہو تو چمڑے کے موزے پہنے جاسکتے ہیں۔

ممنوعہ اشیاء کے استعمال کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

۱- کہ بلا عذر ممنوعہ چیز استعمال کرے۔ اس طرح وہ گناہ گار ہوگا اور اس غلطی پر فدیہ بھی ہوگا۔

۲- ضرورت کے تحت استعمال کرے۔ اس پر گناہ تو نہیں' البتہ فدیہ ادا کرے گا۔

۳۔ کسی عذر کے تحت استعمال کرے۔ مثلاً یا تو وہ مسئلے سے ناواقف تھا' یا بھول کر کیا' یا مجبوراً کیا۔ اس طرح نہ تو اس پر گناہ ہے اور نہ ہی فدیہ ہوگا۔

طواف کرنے کا طریقہ

مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھنا مسنون ہے۔ اور یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰه، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) [صحیح مسلم ۷۱۳]

''اللہ کے نام سے اور صلاۃ وسلام ہو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر، اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

ویسے عام مساجد میں داخلہ کی دعا بھی یہی ہے‘ پھر فوری کعبہ کی طرف چل پڑے جس کا طواف کرنا ہے۔

طــــواف: اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں‘ جو حجر اسود سے شروع ہو کر اسی پر مکمل ہو جائے گا۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں طرف رکھے۔ باوضو ہو کر طواف کرنا واجب ہے‘ اور طواف کرنے کا طریقہ یوں ہے:

(ا) حجر اسود کے پاس جا کر دائیں ہاتھ سے اسے چھولے‘ اور یوں کہے: ”بسم اللہ اللہ اکبر“۔ اگر ممکن ہو تو بوسہ دے لے‘ اگر براہ راست بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے اسے چھو کر ہاتھ کو چوم لے‘ اگر حجر اسود کو ہاتھ لگانا بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف منہ کر کے اشارہ کر لے‘ اور ”اللہ اکبر“ کہے‘ اور ایسی صورت میں ہاتھ کو نہ چومے‘

پھر خانہ کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کر دے اور اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگے یا جہاں سے ممکن ہو قرآن کریم کی تلاوت کرے، اور طواف کرنے والا اپنی زبان میں اپنے لیے اور جس کے لیے چاہے دعا مانگ سکتا ہے، دورانِ طواف کی کوئی دعا مخصوص نہیں ہے۔

(۲) جب رکن یمانی پر پہنچے تو اگر ہو سکے تو دائیں ہاتھ سے اُسے چھولے اور کہے: ''بسم اللہ واللہ اکبر''۔ اور ہاتھ کو نہ چومے۔ اور اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو چلتا رہے اور ہاتھ کا اشارہ نہ کرے اور نہ ہی اللہ اکبر کہے، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

''اے ہمارے پروردگار! دنیا میں بھی

ہمیں اچھائی عطا کر اور آخرت میں بھی
اچھائی عطا کر' اور آگ کے عذاب سے
محفوظ فرمادے''۔

(۳) جب حجر اسود تک پہنچ جائے تو اُسے ہاتھ سے چھوئے اور اگر چھو نہ سکے تو ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہے۔اس طرح سات چکروں میں سے ایک چکر پورا ہوگیا' اور پھر باقی چکروں کو اس طرح پورا کرے:

(۴) اسی طرح طواف کرتا رہے اور جس طرح پہلا چکر پورا کیا اسی طرح سات چکر پورے کرے' جب بھی حجر اسود کے برابر سے گزرے اللہ اکبر کہے' ساتویں چکر کو مکمل کرکے بھی ''اللہ اکبر'' کہے۔ پہلے تین چکروں میں ''رمل'' کرے اور باقی چکروں میں عام چال سے چلے' اور رمل سے مراد چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز

تیز چلنا ہے۔طواف کے دوران ''اضطباع'' کی شکل میں چادر اوڑھنا مسنون ہے۔''اضطباع'' کا طریقہ یہ ہے کہ چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر سے اوڑھ لے۔ اور ''اضطباع'' صرف پہلے طواف کے وقت ہوتا ہے جب بھی حاجی یا عمرہ کرنے والا مکہ مکرمہ آئے۔

(۵) مسنون یہ ہے کہ طواف مکمل کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے' اور مقام ابراہیم نمازی اور خانہ کعبہ کے درمیان میں رہے' اور نماز شروع کرنے سے پہلے اپنے اوڑھنے کی چادر کو دونوں کندھوں پر اوڑھ لے' اس طرح کہ چادر کندھوں پر رہے اور دونوں پلّو سامنے سینے پر آجائیں۔ پہلی رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد ''قُل یا ایُّھا الکافرون'' کی تلاوت کرے اور دوسری رکعت میں

سورت الفاتحہ کے بعد ”قُل ھو اللّٰہ احد“ کی تلاوت کرے۔ اگر مقام ابراہیم پر رش کی وجہ سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو المسجد الحرام میں جہاں جگہ ملے نماز پڑھ لے۔

صفا مروہ کے درمیان دوڑنا

اس کے بعد مقام سعی پر پہنچے‘ پہلے صفا پہاڑی پر آئے‘ اس کے قریب پہنچ کر یہ آیت تلاوت کرے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ﴾

”یقیناً صفا و مروہ کی پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں‘ پس جو کوئی بیت اللہ کا حج یا

عمرہ کرے اس پر ان دونوں کے طواف
کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جو کوئی نیکی
میں اضافہ کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قدردان
اور جاننے والا ہے‘‘۔(البقرۃ ۱۵۸)

اور صفا پہاڑی پر اتنا ضرور چڑھے کہ اُسے خانہ کعبہ نظر آجائے۔ اس طرف رُخ کر کے ہاتھ اٹھا کر دعا کرے اور جو چاہے مانگے، پھر یہ ذکر پڑھے:

((لا الٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحُدَهُ لا شَرِیکَ لَهُ، لَهُ الُمُلُکَ وَ لَهُ الُحَمُدُ یُحُیِی وَیُمِیتُ وَ هُـوَ عَـلٰی کُلِّ شَیءٍ قدِیر، لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰه وَحـدهُ أنـجَـزَ وَعُـدَهُ وَنَصَرَ عَبدَهُ وَهَزَمَ الُاحزَابَ وَحدَهُ))

پھر لمبی دعا کرے اور اِس کو تین مرتبہ دھرائے۔

پھر چلتے ہوئے مروہ پہاڑی کی طرف جائے‘ جب سبز نشان تک پہنچے تو جس قدر ممکن ہو تیز تیز چلے‘ کسی کو تکلیف نہ دے‘ تیز چلنا صرف مردوں کے لیے ہے عورتوں کے لیے نہیں۔ جب مروہ پہاڑی پر پہنچے تو اوپر چڑھ جائے، قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر اسی طرح دعا کرے جس طرح صفا پہاڑی پر کی تھی۔ سعی کے سات چکروں میں سے اس طرح اُس کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ دعا مکمل کرنے کے بعد مروہ پہاڑی سے صفا پہاڑی کی طرف جائے اور جو کچھ پہلے چکر میں کیا تھا وہی کرتا رہے۔ سعی کے دوران کثرت سے دعا کرنا مسنون ہے۔ (سعی کے ہر چکر کی کوئی مخصوص دعا نہیں ہے)۔

بال بنانا

صفا و مروہ کی سعی سے فارغ ہوکر سر کے بال بنوالے، پورے سر کے بال منڈوانے میں زیادہ اجر و ثواب ہے، ویسے چھوٹے کرواسکتے ہیں، لیکن پورے سر میں سے، یہ نہیں کہ سر کے بعض حصوں سے کاٹ لیا۔ خواتین صرف ۳ سنٹی میٹر بال کاٹ لیں۔

بال بنوانے کے بعد عمرہ کے سارے کام ہو چکے، اب وہ نہا دھوکر احرام کے کپڑے کھول سکتا ہے، اب ممنوعاتِ احرام کی پابندی بھی ختم۔

ارکان عمرہ

۱- احرام باندھنا۔ ۲- طواف

۳- صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

جس کسی نے ان تین کاموں میں سے کوئی ایک کام بھی چھوڑ دیا اُس کا عمرہ ہی نہ ہوگا۔

واجباتِ عمرہ

۱- میقات سے احرام باندھنا۔

۲- سر کے بال بنوانا۔

جس نے ان میں سے کوئی ایک واجب چھوڑ دیا اُس کو دَم دینا ہوگا' یا تو بکری ذبح کرے یا ساتواں حصہ گائے یا اونٹ کا قربان کرکے حرم کے غریبوں میں تقسیم کردے۔